افتخار احمد حافظ قادری
علم، روحانیت اور زیارات کے سفر کی تابندہ روداد
تحقیق و ترتیب
ڈاکٹر محمد ساجد نظامی
زیب سجادہ خانقاہِ معلی حضرت مولانا محمد علی مکھڈی
مکھڈ شریف، ضلع اٹک، صوبہ پنجاب

افتخار احمد حافظ قادری کی شخصیت علم، تحقیق، روحانیت اور زیاراتِ مقدسہ کے حسین امتزاج کا پیکر ہے۔ آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کا بیشتر حصہ مطالعہ , علمی اور روحانی خدمات کے فروغ میں بسر کیا۔ بلادِ اسلامیہ کے متعدد اسفار اور ان سے وابستہ انمول مشاہدات نے آپ کے علم و عرفان کو نئی جہتیں عطا کیں اور آپ کی روحانی شخصیت میں مزید نکھار پیدا کیا۔ ان کا یہ سفر محض علمی جستجو نہیں بلکہ عشقِ رسول ﷺ اور اولیائے کرام کی بارگاہوں سے فیوض و برکات سمیٹنے کا ایک مسلسل سلسلہ ہے، جو دلوں کو منور اور ارواح کو معطر کرتا ہے۔ درج ذیل سطور میں ہم ان کی زندگی کے چند نمایاں گوشوں کو اجمالی طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، تاکہ قاری اس تابندہ سفر کی روشنی سے فیضیاب ہو سکے۔

روحانی سعادتوں اوراعزازات کا مختصر تذکرہ

افتخار احمد حافظ قادری کی زندگی ایسے روحانی لمحات اور دنیاوی اعزازات سے مزین ہے جو عشقِ رسول ﷺ، خدمتِ دین اور علمی وقار کی جھلک دکھاتے ہیں۔ مختلف ادوار میں آپ کو ایسی سعادتیں نصیب ہوئیں جنہیں تاریخ کے سنہری اوراق پر فخر سے لکھا جا سکتا ہے۔ یہ مواقع نہ صرف ان کی علمی و ادبی خدمات کا ثبوت ہیں بلکہ عشق و عقیدت کی روشن مثال بھی ہیں۔

جون 1986، رمضان المبارک 1406 ہجری میں عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے، اور اسی فضیلت کے ساتھ افتخار احمد حافظ قادری کو بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونے کا موقع ملا۔ ماہِ مقدس کی روحانیت اور خانہ کعبہ کی جلالت نے ان کے دل پر ایسی مہر ثبت کی جو تا عمر مٹنے والی نہیں۔ اگست 1986، ذوالحجہ 1406 ہجری میں فریضۂ حج ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ وہ ساعت تھی جب تلبیہ کی صداؤں اور عرفات کی دعاؤں میں ان کا دل ایسے نور سے لبریز ہوا کہ لگتا تھا کرم کے دروازے ہمیشہ کے لیے کھل گئے ہیں۔ اس سفر کے بعد ان کے لیے روحانیت کا یہ سلسلہ جاری و ساری رہا، جو ان کی زندگی کا خاص امتیاز ہے۔ ستمبر 1996ء میں خانۂ کعبہ مشرفہ کے اندر دو بار حاضری کی سعادت ملی۔ یہ وہ لمحے تھے جنہیں الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ خانہ کعبہ کے اندر کی وہ قربت اور تقدیس گویا زمین پر جنت کے نظارے تھے۔ افتخار احمد حافظ قادری ہمیشہ ان کو اپنی زندگی کے سب سے بڑے اعزازات میں شمار کرتے ہیں۔

سعودی عرب کی طرف سے ملٹری اعزازات*

افتخار احمد حافظ قادری کو سعودی عرب کی حکومت کی جانب سے مورخہ 15 جنوری 1992ء کو دو فوجی اعزازات سے نوازا گیا، جو ان کی خدمات اور کردار کے اعلیٰ اعتراف کے طور پر دیے گئے۔ یہ اعزازات نہ صرف ان کی ذاتی خدمات کا روشن ثبوت ہیں بلکہ ان کے وقار، محنت اور اخلاص کی گواہی بھی دیتے ہیں۔

ایک پاکستانی کی حیثیت سے یہ شرف حاصل کرنا ان کے لیے ایک غیر معمولی اعزاز تھا۔ یہ کامیابی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ پاکستان کے فرزند جب خلوصِ نیت اور دیانتداری سے کام کرتے ہیں تو دنیا انہیں کھلے دل سے تسلیم اور سراہتی ہے۔ ان اعزازات نے نہ صرف ان کی ذاتی زندگی کو وقار بخشا بلکہ پاکستان کے نام کو بھی عالمی سطح پر فخر سے بلند کیا۔

بیعت ارادت کی سعادت

مدینہ منورہ میں شبِ معراج، 26 رجب المرجب 1421ھ بمطابق 23 اکتوبر 2000ء کوافتخار احمد حافظ قادری نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں سید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی مدظلہ العالی کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ یہ افتخار احمد حافظ قادری کی زندگی کی ایک عظیم سعادت اور بے مثال اعزاز تھا کہ وہ مدینہ منورہ کی مقدس فضاؤں میں ایک کامل اور برگزیدہ بزرگ کے دستِ اخلاص پر بیعت ہوئے۔یہ سعادت نہ صرف روحانی ترقی کا ذریعہ بنی بلکہ ان کی زندگی میں علم و عرفان اور برکتوں کے ایک نئے باب کا آغاز بھی ثابت ہوئی۔

16 جولائی 2004 کو استنبول (ترکی) میں حضرت سیدنا ابو ایوب انصاریؓ کے مزارِ مبارک کے اندرونی حصے میں افتخار احمد قادری کو خصوصی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر آپ نے بارگاہِ اقدس میں چادر کا نذرانہ پیش کیا، اور پھر اسی مقامِ مقدس پر نمازِ جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ لمحہ تاریخِ اسلام کے ان روشن بابوں کی یاد تازہ کرتا ہے جب انہی در و دیوار کے قریب رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا تھا، اور آج ایک عاشقِ رسول کو اس بارگاہ میں یہ شرف نصیب ہوا۔

جولائی 2004 قونیہ شریف میں حضرت مولانا رومؒ کے مزارِ مبارک کو مقررہ اوقاتِ زیارت سے ہٹ کر خصوصی طور پر افتخار احمد حافظ قادری اور ان کے برادر محمد نواز عادل کے لیے کھولا گیا۔ اس موقع پر دونوں نے بارگاہِ پیرِ رومی میں چادروں کا نذرانہ پیش کرنے کے علاوہ محفلِ ذکر و نعت منعقد کرنے اور بآوازِ بلند مثنوی خوانی کا بھی شرف حاصل کیا۔ مزار مبارک تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے لیے صرف ان کے لیے کھولا گیا، اور اس دوران اندر کوئی اور موجود نہ تھا۔ Assistant Director نے خود ان سے چادریں لے کر مزار پر ڈالیں۔

فروری 2024ء میں زیاراتِ سرزمینِ اندلس (سپین) کے دوران، افتخار احمد قادری کو شہر غرناطہ کی عظیم و تاریخی جامعہ مسجد کے طویل مینار پر نمازِ عصر کی اذان دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اندلس کی یہ سرزمین، جس نے صدیوں تک اسلامی تہذیب و روحانیت کے چراغ روشن کیے، آج بھی اہلِ دل کے لیے ایمان افروز مقامات میں شمار ہوتی ہے۔ غرناطہ کی اس تاریخی جامع مسجد کے بلند مینار پر اذان کی صدا بلند کرنا، افتخار احمد قادری کے لیے نہ صرف ایک عظیم روحانی تجربہ تھا بلکہ اندلس کی گم شدہ اسلامی عظمت سے قلبی رشتہ جوڑنے کا ذریعہ بھی۔

اپریل 2025 کے سفرِ عراق کے دوران افتخار احمد قادری نے حضرت سیدنا عباس عَلَمدار رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارکہ کے زیرِ انتظام قائم *مرکزِ مخطوطات و تراثِ علمی* کا شرفِ زیارت حاصل کیا، جہاں انہوں نے نادر اسلامی مخطوطات اور ان کی ڈیجیٹل حفاظت کے جدید طریقوں اور علمی خدمات کا مشاہدہ کیا۔ اس موقع پر مرکز کی جانب سے انہیں ایک قیمتی علمی کتاب بطور تحفہ پیش کی گئی، اور مہمانوں کے لیے مخصوص *یادگاری رجسٹر* میں انہوں نے عربی اور اردو دونوں زبانوں میں اپنے تاثرات قلم بند کیے۔ یہ لمحہ افتخار احمد قادری کے لیے نہ صرف ایک علمی اعزاز تھا بلکہ روحانی سعادت کا بھی حامل ثابت ہوا.

زیارات مقدسہ کے اسفار مبارکہ

انسانی زندگی دراصل ایک مسلسل سفر ہے۔ کائنات میں غور و فکر کے لیے اور انسانی تجربات و مشاہدات کی وسعت کے لیے سفر کو ہمیشہ سے وسیلۂ ظفر سمجھا گیا ہے۔ تاریخِ اسلام میں بڑے بڑے عظیم لوگوں نے سیاحت کو اپنایا۔ "سِيْرُوا فِي الْأَرْضِ" کا حکم بھی کائنات کے مشاہدے کی دعوتِ غور و فکر دیتا ہے۔افتخار احمد حافظ قادری اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں کہ انہیں متعدد بلادِ اسلامیہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ لیکن وہ سفر جس کا مقصد صرف اور صرف حضور پر نور، یوم المشہور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری اور صحابہ کرام و اولیائے عظام کے آستانوں پر حاضری ہو، تو ایسے اسفارِ مقدس کے فیوض و برکات کے کیا کہنے!/افتخار احمد حافظ قادری کو

نہ صرف دیارِ حبیب ﷺ میں متعدد بار حاضری کی سعادت نصیب ہوئی بلکہ شام، عراق، اسپین، ترکی، ایران، اردن، افغانستان، مصر ، ازبکستان اور مراکش جیسے ممالک میں بھی صحابہ کرام، اہلِ بیت اطہار اور بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔
ان روحانی و جسمانی سفروں کے دوران مقامات مقدسہ پر حاضریوں کے خوبصورت دلکش و پرکیف مناظر کو نہ صرف اپنے لئے محفوظ کیا بلکہ ان کو کتابی صورت میں محفوظ کرنے کے ساتھ عالمی ڈیجیٹل لائبریریوں میں بھی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی محفوظ کر دیا۔
افتخار احمد حافظ قادری کی حجاز مقدس کی پہلی حاضری سال 1980ء سے شروع ہوئی اور پھر بلاد اسلامیہ میں موجود زیارات مقدسہ پر ایسی حاضریاں شروع ہوئیں جو تادم تحریر جاری و ساری ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انکو روحانی اسفار کو جاری و ساری رکھے۔ آمین ۔

بین الاقوامی کانفرنسز میں شرکت

افتخار احمد حافظ قادری نے نہ صرف دینی و علمی خدمات میں نمایاں کردار ادا کیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی علمی و فکری معاونت پیش کی۔ /یہ سلسلہ 1983 سے شروع ہوا اور آئندہ برسوں میں بھی مختلف بین الاقوامی کانفرنسز تک پھیل گیا ہے۔

ایران میں حضرت مولانا روم پر عالمی کانگرس

سازمانِ فرہنگ و ارتباطاتِ اسلامی کے زیرِ انتظام جشنِ ولادتِ حضرت مولانا رومؒ کے سلسلے میں پانچ روزہ بین الاقوامی کانگرس (28 اکتوبر 2007 تا 1 نومبر 2007) منعقد ہوئی۔ یہ کانگرس پہلے دو روز تہران میں، پھر تین روز تبریز میں جاری رہی اور بالآخر شہر خوی میں
حضرت شمس الدین تبریزیؒ کی مبارک آرامگاہ کی زیارت پر روحانی اختتام پذیر ہوئی/اس بابرکت کانگرس میں دنیا کے تیس ممالک سے تقریباً 80 ممتاز سکالرز نے شرکت کی، جبکہ ایران کے نامور محققین و دانشور بھی بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ پاکستان سے 12 سکالرز کو اس سعادت کے لئے منتخب کیا گیا، جن میں راولپنڈی و اسلام آباد کی نمائندگی افتخار احمد حافظ قادری نے کی۔ /شہر تبریز کی دانشگاہِ آزادِ اسلامی میں افتخار احمد حافظ قادری نے اپنے تحقیقی مقالہ A Spiritual Chief of Love Carvan پیش کیا، جسے علمی و روحانی حلقوں میں پذیرائی ملی۔ اس مقالے میں مولانا رومؒ کو عشقِ الٰہی اور روحانی قافلے کے سالار کی حیثیت سے پیش کیا گیا، اور ان کے افکار کو عصرِ حاضر کے تناظر میں اجاگر کیا گیا۔ /ان تمام روحانی و علمی تقریبات کو ایرانی اور بین الاقوامی میڈیا نے بھرپور طور پر کوریج دی۔ یہ تقاریب اخبارات کی سرخیاں بنیں، رسائل کی زینت بنیں اور ٹیلی وژن و ویڈیو رپورٹس کے ذریعے دنیا بھر میں نشر ہوئیں، جس سے اس عظیم اجتماع کی عالمی اہمیت مزید اجاگر ہوئی۔/اس عالمی کانگریس کی روداد نہ صرف ایرانی و بین الاقوامی میڈیا میں نمایاں ہوئی بلکہ پاکستان میں بھی اس کی بازگشت سنائی دی۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے ثقافتی قونصلیٹ اسلام آباد کے زیر اہتمام شائع ہونے والے سہ ماہی مجلے "پیغام آشنا" میں اس کانفرنس کی مفصل رپورٹ شائع کی گئی۔ اس رپورٹ میں واضح طور پر درج ہے کہ پاکستان سے بارہ علمی شخصیات نے اس عالمی اجتماع میں شرکت کی اور ان سب نے اس موقع پر اپنے مقالات پیش کیے۔
اس عالمی کانگریس کی تفصیلی کارروائی پاکستان میں بھی نمایاں طور پر سامنے آئی۔ روزنامہ جنگ، راولپنڈی کے ادبی صفحہ کی زینت بنی، جس میں معروف محقق اور دانشور رؤوف ظفر صاحب نے اس کانفرنس کی روداد قلم بند کی۔ انہوں نے اپنے مضمون میں یہ امر واضح کیا کہ پاکستان سے نمائندگی کرنے والے محققین کے مقالات کو نہایت اہمیت دی گئی اور انہیں علمی حلقوں میں غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوئی۔
اس علمی و روحانی سفر کا تسلسل یوں آگے بڑھا کہ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی آٹھ سو سالہ ولادتِ مبارکہ کے موقع پر منعقدہ عالمی کانگریس کی اردو زبان میں مکمل روداد بھی شائع ہوئی۔ یہ روداد اسلام آباد میں ثقافتی قونصلر اسلامی جمہوریہ ایران کی زیرِ سرپرستی شائع ہونے والے تحقیقی و علمی مجلہ پیغام آشنا کی زینت بنی۔

سرگودھا یونیورسٹی میں عالمی رومی کانفرنس

مولانا رومیؒ کی عالمی کانفرنس کے سلسلے کی ایک اور یادگار کانفرنس سرگودھا یونیورسٹی میں انعقاد پذیر ہوئی اس موقع پر افتخار احمد حافظ قادری کو بھی باضابطہ دعوت نامہ موصول ہوا، جس کے جواب میں آپ نے اپنا تحقیقی مقالہ ارسال فرمایا۔ یونیورسٹی آف سرگودہا نے شرکت کے لیے خصوصی انٹری کارڈ (نمبر 26) جاری کیا، جو اس بات کی علامت تھا کہ آپ کو ایک ممتاز محقق اور معزز مہمان کی حیثیت سے خوش آمدید کہا جا رہا ہے۔
کانفرنس کا باقاعدہ شیڈول 24 سے 26 مارچ تک جاری رہا۔ 24 مارچ کی دوپہر چار بج کر پندرہ منٹ پر ہونے والے تحقیقی اجلاس میں افتخار احمد حافظ قادری نے اپنا مقالہ بعنوان Holy Shrine of Hazrat Mevlana Jalal Uddin Rumi نہایت حسنِ بیان کے ساتھ پیش کیا۔ گویا رومیؒ کے عشق و معرفت کی خوشبو اس علمی فضا میں پھیل گئی، اور سامعین دلوں کی گہرائیوں سے محوِ سماعت ہو گئے۔ مختلف ممالک کے محققین نے اپنے مقالات پیش کیے. روایت ہے کہ اس نشست کی ریکارڈنگ بھی کی گئی، تاکہ یہ علمی اور روحانی یادگار ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو سکے۔
کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں، جب معزز مہمانِ خصوصی نے افتخار احمد حافظ قادری کو جامعہ سرگودہا کی جانب سے اعزازی شیلڈ پیش کی، تو یہ لمحہ محض ایک رسمی اعزاز نہ رہا، بلکہ عشقِ رومی اور خدمتِ علم کا اعتراف بن گیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ مثنوی کے ابدی پیغام اور رومیؒ کی روحانی روشنی نے اس اعزاز کو ایک مقدس رنگ عطا کیا۔

تصانیف کی عالمی و قومی پذیرائی

"افتخار احمد قادری کی تصانیف کو پاکستان اور بیرونِ ملک کی معزز علمی و روحانی شخصیات اور معتبر اداروں کی جانب سے شایانِ شان پذیرائی اور اعترافِ فضیلت حاصل ہوا، جو آپ کی محنت اور خدمتِ علم و ادب کا روشن ثبوت ہے۔
بیرونِ ملک کی عظیم المرتبت شخصیات، نمایاں لائبریریوں، اور وطنِ عزیز پاکستان کی ممتاز علمی، ادبی و لائبریری شعبوں کی جانب سے، افتخار احمد قادری کے نام وہ خطوط موصول ہوئے جو نہ صرف ان کی علمی، ادبی اور روحانی خدمات کا اعتراف ہیں بلکہ محبت اور احترام کے نایاب تحفے بھی ہیں۔ یہ خطوط ایک قیمتی ورثہ ہیں جو دلوں کو یقین دلاتے ہیں کہ خدمتِ دین و ادب کا چراغ جہاں بھی روشن کیا جائے، اس کی روشنی سرحدوں سے آگے پھیلتی ہے۔ ان میں سے چند اہم منتخب خطوط کا ذکر ہم ذیل میں تاریخی ترتیب سے پیش کرتے ہیں۔

بیرون ملک سے موصولہ خطوط

.14.10.2001
الحضرة القادرية ،بغداد شریف ، عراق . حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مقدس آستانے کی عظیم علمی و روحانی لائبریری المكتبة القادرية کی جانب سے افتخار احمد حافظ قادری کو مکتوب موصول ہوا، جس میں ان کی کتب کے عطیے پر دلی تشکر اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا، اور اس خدمت کو علمی و روحانی روابط کی مضبوطی کا ذریعہ قرار دیا گیا۔
25.3.2010
Letter from King of Morocco His Majesty Muhammad VI
مورووکو کے صاحب الجلالہ مملکت مراکش کے بادشاہ محمد السادس کی جانب سے افتخار احمد حافظ قادری کے علمی و دینی خدمات کے اعتراف میں شکریے اور تحسین کا مکتوب جو شاہ مراکش کے ذاتی دستخطوں سے مزین ہے اور جو آپ کی کتابوں کو عالمی سطح پر نہایت وقار سے اجاگر کرتا ہے۔ یہ صرف ایک خط نہیں، بلکہ دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی اور روحانی رشتوں کا ایک روشن ثبوت ہے۔

09.03.2010
اسلام آباد میں سفارت خانہ الجزائر کے عزت مآب سفیر جناب ڈاکٹر احمد بنفلس کے دستخطوں سے مورخہ 9 مارچ 2010ء کو افتخار احمد حافظ قادری کو ایک خط موصول ہوا، جس میں بتایا گیا کہ ان کی جو کتابیں الجزائر کے صدر محترم عالی مرتبت جناب عبد العزیز بوتفلیقہ کو بطور ہدیہ بھیجی گئی ہیں ، میں ان کی طرف سے افتخار احمد حافظ قادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کی صحت و سلامتی کے لیے دعا کرتا ہوں یہ دستاویز افتخار احمد حافظ قادری کی عالمی علمی خدمات اور ان کے تحقیقی کام کی بین الاقوامی سطح پر پذیرائی کا مظہر ہے، جو ان کے علمی مرتبے کو مزید مضبوط کرتی ہے۔
19.07.2010
ایران کے صدر مملکت کے مشیر، ڈاکٹر مہدی مصطفیٰ کی جانب سے مورخہ 19 جولائی 2010 کو افتخار احمد حافظ قادری کوارسال کردہ خط ، ثقافتی قونصلیٹ سفارت جمہوری اسلامی ایران کے کورنگ نوٹ کے ساتھ موصول ہوا، جس میں ان کی کتابوں کی وصولی اور فیوض و برکات سے نوازنے پر مشتمل تھا۔ اس خط نے افتخار احمد حافظ قادری کی علمی و ثقافتی خدمات کو ایک اعلیٰ سطح پر تسلیم کیا اور ان کی کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ یہ دستاویز علمی حلقوں میں ان کی اہمیت کا ثبوت ہے اور انٹرنیٹ آرکائیو پر بھی محفوظ ہے۔

رونمائی کتب

کتاب "سفر نامہ زیارات مراکش" کی رونمائی بروز ہفتہ، 15 مارچ 2008 کو جامعہ مسجد آرام باغ کراچی میں منعقد ہوئی، جو سالانہ عرس مبارک حضرت سیدی محمد بن سلمان الجزولی کے موقع پر منعقدہ خصوصی محفل کا حصہ تھی۔ اس تقریب میں معززین شہر ، دلائل الخیرات سے تعلق رکھنے والے قارئین کرام، اور ایران سے آئے ہوئے عظیم سکالر، ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا صاحب نے بھی خصوصی شرکت کی اور اپنے خطاب سے محفل کی رونق بڑھائی۔
ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا نے اس موقع پر ایک منظومہ بھی پیش کیا، جس میں کراچی کی مشہور مجلس کی روح اور محبت کی گہرائی کو خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا۔ اس کتاب میں مراکش کے حسین چہرے کی رنگینی، دلکش مناظر، اور روحانی سفر کی تفصیلات شائقین کے لیے پیش کی گئی ہیں۔
یہ رونمائی نہ صرف افتخار احمد قادری کی علمی و روحانی خدمات کا اعتراف تھی بلکہ ایک بین الاقوامی ثقافتی اور علمی میل جول کا بھی مظہر تھی۔

کتاب "کلیام کوچہء عشق" کی تقریب رونمائی

یکم جنوری 2024 کو اکادمی ادبیات پاکستان میں ادبی و ثقافتی تنظیم "پنجابی ادبی پرچار" کے اشتراک سے میاں فضل الدین کلیامی کے تذکرے پر مبنی کتاب "کلیام کوچہء عشق" سمیت دیگر کتب کی رونمائی کا پر وقار اہتمام کیا گیا۔ اس روحانی و ادبی محفل میں وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ جناب ریاض حسین پیرزادہ مہمان خصوصی تھے، جنہوں نے صوفیا کی تعلیمات کی روشنی میں امن، محبت، برداشت، اور بھائی چارے کی لازوال اقدار پر زور دیا۔
صدر محفل ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمن اور مہمان اعزاز ڈاکٹر عبد العزیز ساحر نے بھی اپنی بصیرت افروز آراء سے محفل کو علمی اور روحانی فضاء بخشی۔
صدرنشین اکادمی ادبیات پاکستان، ڈاکٹر نجیبہ عارف، نے صوفیانہ تعلیمات اور علومِ باطن کی علمی ترویج کی ضرورت پر گہرا اظہار خیال کیا، جس نے حاضرین کے دلوں میں علم و حکمت کی روشنی بکھیر دی۔
ڈائریکٹر جنرل اکادمی جناب سلطان ناصر اور اصغر علی چشتی نے صوفیا کے ملفوظات اور روحانی روایات کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔
نظامت کے فرائض جناب سلیم شہزاد نے خوبصورتی سے انجام دیے۔
اس محفل میں "کلیام کوچہء عشق" کے مصنفین سیّد احمد اقبال ترمذی اور حافظ افتخار احمد قادری بھی موجود تھے، جنہیں محفل نے خراج تحسین پیش کیا۔
تقریب میں روحانی طلبہ، ادبی حلقوں کے نمائندے اور صوفیاء کے متوسلین کی کثیر تعداد نے شرکت کر کے علمی و روحانی محفل کو چار چاند لگا دیے۔ یہ تقریب ایک یادگار موقع تھی جہاں علم، عشق، اور روحانیت کے نازک امتزاج نے حاضرین کے دلوں کو منور کیا۔
"کلیام کوچہء عشق" کی علمی اہمیت اور پھیلاؤ کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کا ایک مکمل ویکیپیڈیا پیج بھی تشکیل دیا جا چکا ہے، جو قارئین اور محققین کے لیے ایک معتبر حوالہ بن چکا ہے۔
آپ کا سفرِ عظیم جو آغاز سے لے کر اب تک جاری و ساری ہے، نہ صرف ایک علمی و روحانی جہد کا منبع ہے بلکہ ان کے بزرگوں کے مزاراتِ مبارکہ سے فیوض و برکات حاصل کرنے کا بھی شاندار مظہر ہے۔ یہ سفر جہاں ان کے دل و دماغ کو روشن کرتا رہا، وہاں نسلوں کے لیے رہنمائی کا چراغ بھی بنا۔
دعا ہے کہ اللہ ربّ العزّت افتخار احمد قادری کے سفرِ حیات کو ہمیشہ عشقِ رسول ﷺ اور محبتِ اولیاء کے نور سے منور رکھے، ان کی راہیں بزرگوں کے فیوض و برکات سے مہکیں، اور ان کے قلم سے نکلنے والا ہر حرف قلوب کو ایمان، محبت اور خدمتِ دین کی روشنی عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ، عمرِ خضر، مزید علمی و روحانی کامیابی عطا فرمائے، اور ان کے کام کو دوام و برکت دے۔ تاکہ یہ چراغِ عشق و عرفان آنے والی نسلوں کے لیے بھی تا ابد روشن رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین .
-